

140246-روزہ رکھنے سے کاہلی اور وزن میں کمی پیدا ہوتی ہو تو کیا روزہ نہ رکھے

سوال

میں تیس برس کی ہوں اور عمر کے اعتبار سے میرا وزن بہت کم ہے یعنی صرف پچاس کلوگرام، میں بہت سارے ڈاکٹروں کے پاس گئی ہوں انہوں نے جواب دیا کہ وزن کی کمی ایک طبی چیز ہے اور مجھے کوئی بیماری لاحق نہیں، میرا سوال روزوں کے متعلق ہے: جب میں روزہ رکھتی ہوں روزے کی ابتداء میں ہی مجھے بہت کاہلی اور پیاس کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور منہ نشک ہو جاتا ہے اور اس طرح میرے وزن میں اور کمی ہوتی ہے، اس بنا پر والدہ کہتی ہے کہ تم روزے نہ رکھو لیکن میں اس راستے میں راحت محسوس نہیں کرتی۔ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں روزہ رکھ کر میں گھر میں لیٹی رہتی ہوں اور چلنے کی بھی سخت نہیں ہوتی والدہ کہتی ہے کہ تم بیمار کے حکم میں ہو روزہ نہ رکھو لیکن میں اس سے متفق نہیں کیا یہ صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مرض کو رمضان المبارک میں روزہ چھوڑنے کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿اُر جو کوئی مرض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گئی پوری کرے، اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا اور تمہارے ساتھ تکلی نہیں کرنا چاہتا﴾۔ البقرۃ (185)۔

ایسے شخص کو بھی مرض کے ساتھ ہی ملٹ کیا جائیگا جسے روزہ رکھنے کی بنا پر مرض لاحق ہو جائے، جیسا کہ اس کی تفصیل سوال نمبر (12488) کے جواب میں بیان کی جا چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

ابن قادمہ رحمہ اللہ کستہتے ہیں:

”وہ بیماری روزہ چھوڑنے کے لیے مباح سبب بنے گی جو شدید ہو اور روزہ رکھنے اس بیماری میں اضافہ ہو جائے یا پھر شفایابی میں تاخیر کا باعث بنے.....

اور وہ صحیح شخص جسے خدشہ ہو کہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائیگا، مثلاً وہ مرض جسے بیماری کے زائد ہونے کا خدشہ ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا مباح ہے؛ کیونکہ مرض کے لیے روزہ چھوڑنا بھی مباح اس لیے کیا گیا ہے کہ کہیں روزہ رکھنے سے بیماری بڑھنے جائے یا لمبی نہ ہو جائے، لہذا بیماری کی تجدید بھی بیماری کے معنی میں ہی ہو گی“ انتہی دیکھیں: معنی ابن قادمہ (403/4)۔

اور بیماری کا علم تو کسی قابل اعتماد طبیب اور ڈاکٹر کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے، یا پھر اس شخص کے ذاتی تجربہ سے کہ وہ روزہ رکھتا ہو تو روزے کی بنا پر اسے بہت زیادہ مشقت ہوتی ہو، یا پھر روزہ اسے نقصان و ضرر دیتا ہو۔

آپ نے سوال میں بیان کیا ہے کہ آپ کو کوئی بیماری لاحق نہیں، اور ڈاکٹر حضرات نے آپ کے وزن کی کمی کو طبی امر قرار دیا ہے نہ کہ مرض کی بنا پر۔

اس لیے اگر آپ کو روزہ رکھنے کی بنا پر شدید مشقت ہوتی ہے تو آپ کے لیے روزہ چھوڑنے میں یہ عذر ہے، اور اگر اتنی مشقت ہو کہ برداشت کر سکتی ہوں اور اس کی عادت بن سکتی ہو تو پھر آپ کے لیے روزہ رکھنا واجب ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میری بیٹی بہت ہی کمزور جسم والی ہے اور رمضان المبارک آرہا ہے اس کی والدہ نے اسے دو برس سے رمضان المبارک کے روزے رکھنے سے منع کر رکھا تھا، اور جب وہ فوت ہوئی تو اس کے ذمہ دو ماہ کے روزے تھے، میر اس سوال یہ ہے کہ:

کیا اس کی والدہ پر کوئی گناہ تو نہیں کیونکہ اس نے ہی اسے روزے نہیں رکھنے دیے، اور کیا والدہ پر بیٹی کے روزوں کی قضاۓ میں روزے رکھنے واجب ہیں؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"اگر یہ بچی کمزوری کی بنا پر روزے نہیں رکھنے کی طبقتی تھی تو یہ مریض کے حکم میں آئیگی، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے سے منع کرنے پر والدہ کو کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور اگر بچی کی موت تک یہی حالت تھی کہ وہ روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھ سکی تو اس کی جانب سے قضاۓ میں روزے رکھنا واجب نہیں۔

لیکن اگر کمزور ہونے کے باوجود بچی بغیر مشقت کے روزے رکھنے کی طاقت رکھتی تھی تو پھر روزے سے منع کرنے کی بنا پر گھنگھا رہو گی، اور اس کی جانب سے روزے رکھنا مشروع ہونگے، ہم تیری ہی ہے کہ قضاۓ کے روزے والدہ ہی رکھے کیونکہ روزے نہ رکھنے کا سبب والدہ ہی ہی ہے" انتہی

دیکھیں: فتاویٰ الجیع الدائمة لیلیث العلیمیہ والافتاء (376/10).

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ روزے چھوڑنے سے قبل آپ ایسے اسباب اپنائیں جن کی بنا پر آپ روزہ ملک کر سکنے کی استطاعت رکھ سکیں، مثلاً سحری پابندی سے کھائیں اور سحری بالکل رات کے آخری حصہ میں کی جائے، اور آپ روزے کی حالت میں کوئی بھی مشقت مت کریں جو آپ کو ضرر دے۔

اور آپ نیند اور آرام ضرور کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ ضرور کریں جیسی حالت کا ماہر ہو، ہو سکتا ہے وہ آپ کو ایسی ادویات لکھ دے جو روزے میں مدد و معاون ثابت ہوں۔

واللہ عالم۔